حدیث حجت ہے!!

حافظ محمد یونس
چک 7/8-AR میاں چنوں

حضرت محمد ﷺ اللہ کی طرف سے جو شریعت لے کر آئے اسکا احاطہ قرآن وسنت، آپ ﷺ کے افعال، اقوال، اور تقاریر ہیں۔ جس طرح قرآن پر عمل ضروری ہے۔ اسی طرح حدیث پر بھی عمل ضروری ہے۔

قرآن کو حجت ماننا اور حدیث کو حجت نہ ماننا گمراہی اور ظلم ہے۔ اور دین سے خروج ہے۔

یہ بہت اہم بات ہے کہ حجیت حدیث کو پہچانا جائے۔ کیونکہ یہ دور فتنوں اور گمراہی کا ہے۔ قرآن میں اور حدیث میں بھی اس کی بہت ساری ادلہ ہیں۔ لیکن مقابل گروہ (منکرین حدیث) حدیث کو نہیں مانتے لہٰذا ہماری بحث قرآن کے ادلہ سے ہوگی۔

دلیل 1: وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا

جو بھی چیز ہم کو رسول اکرم ﷺ دیں اس کا اخذ ہم پر لازمی ہے۔

دلیل 2: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

یہ ایک ایسی نص ہے جس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور محبت الٰہی ایمان کا جز ہے۔ محبت کیسے حاصل ہوگی کیونکہ محبت فرض ہے۔ اس لئے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کو ماننے سے ہوگی۔

دلیل 3: قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ..........الخ

اگر اللہ پر غیروں کی محبت غالب آ گئی تو عذاب الٰہی ہے اور اللہ کی محبت اطاعت رسول سے حاصل ہوتی ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعون یحببکم اللہ ویغفرلکم ذوبکم واللہ غفور الرحیم۔

کہہ دیجئے اے پیغمبر ﷺ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

دلیل 4: فان آمنوا بمثل ماآمنتم بہ فقد اھتدو......الخ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی حدیث رسول اللہ ﷺ کو مانتے تھے اگر بعد والے ان کی طرح کا ایمان لائیں گے تو تب جا کر وہ ہدایت والے ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ اللہ سے محبت کرتے تھے کیونکہ وہ حدیث رسول ﷺ کو مانتے تھے۔

دلیل 5: اتباع رسول اللہ ﷺ یہ ہے کہ جو رسول کرے وہ کرو اور جو نہ کرے وہ نہ کرو

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یہاں صرف بات رسول ہی نہیں سیرت بھی سامنے رکھنا پڑے گی اور سیرت افعال اقوال وغیرہ ہیں۔

اور نمونہ کی اتباع کرو اور آپ کی احادیث پر عمل کرنا آپ کی اتباع ہے اور یہ فرض ہے

دلیل: یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

اللہ کی اطاعت قرآن پر عمل کرنا ہے اور آگے ہے رسول کی اطاعت کرو اگر اس کا معنیٰ یہ کیا جائے کہ رسول اکرم ﷺ جو قرآن لائے ہیں اس کی اطاعت ہوگی اور نبی ﷺ کی اطاعت ہوگی کیونکہ دونوں جگہ اطیعوا ہے اور دونوں کا معنیٰ ایک ہی ہے۔ اور آگے اولی الامر میں اطیعوا نہیں ہے۔ ذات کے لحاظ سے ان کی اطاعت فرض ہے۔

اولی الامر خلفاء حکماء ہوتے ہیں آگے فرمایا: فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول

اگر تمہارا کسی کام میں جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ یعنی رسول کی اطاعت ہی فرض ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر کسی شخص کی بات مانی بھی جا سکتی ہے اور چھوڑی بھی جا سکتی ہے مگر نبی ﷺ کی بات کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

دلیل 6: اور یہ بات خوشی سے ماننی ہے اس کے علاوہ مومن ہی نہیں ہو سکتا۔

فلا وربک لا یومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما

دلیل 7: اور قرآن فرماتا ہے: من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

رسول اکرم ﷺ کی بات کو رد کرنا گویا اللہ کی بات کو رد کرنا ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ وہی بات کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ حکم کریں اس کے علاوہ نبی گفتگو نہیں کرتا۔

وما ینطق عن الھوی . ان ھو الا وحی یوحی

یہ کیسے ممکن ہے کہ اتباع کا حکم تو ہو لیکن افعال میں ان کی پیروی نہ کی جائے۔

دلیل **8**: **وما جعلنا القبلة التی کنت علیھا**

اس آیت میں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے آپ نماز پڑھتے تھے لیکن قرآن کی کوئی آیت یہ نہیں بتاتی کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو تو یہ حکم بھی **وما ینطق عن الھوی** کا مصداق بنا۔

دلیل **9**: **قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلة ترضٰھا**

اگر حدیث کو حجت نہ مانا جائے تو اس آیت کی تفسیر ممکن نہیں۔

دلیل **10**: **علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفاعنکم فالئن باشروھن**

ابتدائے اسلام میں سورج غروب ہونے کے بعد رمضان میں کھانا پینا جائز تھا جب تک آدمی سو نہ جائے اور سونے کے بعد غروب آفتاب تک کھانا پینا منع تھا اور بیویوں سے مباشرت بھی منع تھی۔ قرآن کی کوئی آیت اس طریقہ کو بیان نہیں کرتی حدیث ہی اس کی تفسیر کرتی ہے۔

دلیل **11**: **واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثاً فلما نبات بہ واظھرہ اللہ علیہ عرف بعضہ واعرض عن بعض فلما نبأھا بہ قالت من انبأک ھذا قال نبأنی العلیم الخبیر**

بتاؤ یہ خبر قرآن میں کہاں ہے یہ بھی حدیث ہی بتلاتی ہے جب یہ خبر وحی ہے تو واجب الاطاعت کیوں نہیں؟

دلیل **13**: **وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم**

جو ان کی طرف اتاری گئی ہے اور وحی قرآن ہے اور جو تیری طرف (اے نبیؐ) اتاری جس سے تو اس (قرآن) کی وضاحت کرے گا وہ بھی اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔

اقیموا الصلوة واتوا الزکوة وحج البیت۔ یہ سب دین کے ارکان ہیں ان کی وضاحت حدیث بھی کرتی ہے اور یہ حدیث **وانزلنا الیک الذکر** ہے۔

دلیل **13**: **اقیموا الصلوة** کی تفسیر کے بارے میں منکرین حدیث کہتے ہیں کہ مرکز ملت ہی اس کی تفسیر کرے گا اور یہ ناممکن ہے مرکز کے قانون میں اختلاف رہتا ہے۔

کسی دور میں طریقہ اور ہوگا اور کسی دور میں طریقہ اور ہوگا **اقیموا الصلوة** کا معنیٰ دعا کرنا ہو سکتا ہے لیکن **ثم ان علینا بیانہ** کے تحت اس کی تفسیر اور وضاحت حدیث کرے گی حتیٰ کہ منکرین حدیث کا نمازوں میں بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دو پڑھو اور بعض کہتے ہیں پانچ۔

دلیل **14**: **الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ**

دلیل **15**: موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ۔ ان کو توراة بہت سارے کام کرنے کے بعد (مثلاً فرعون کا غرق ہونا، بنی اسرائیل کو نجات ملنا) ملی تھی اور توراة ملنے سے پہلے اللہ کے حکم آپ کے پاس آتے تھے اور دوسرے مقام پر فرمایا: **انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ**

جس طرح نوح علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کرام کو وحی آتی تھی اسی طرح اے نبی کریم ﷺ ہم نے تیری طرف بھی وحی کی اور **والنبیین من بعدہ** میں موسیٰ علیہ السلام بھی آتے تھے۔

دلیل **16**: کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے جن میں سے **4** پیغمبروں کے پاس کتابیں آئیں اور کچھ انبیاء کے پاس صحیفے آئے اور بے شمار انبیاء کے پاس کتابیں نہیں آئیں۔ جن انبیاء کے پاس کتابیں نہیں آئیں ان کی طرف حدیث کی وحی ہوتی تھی۔

دلیل **17**: خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا تھا **انی اری فی المنام انی اذبحک** ۔ وہ صحف ابراہیم میں نہیں ہے اور یہ حکم الٰہی تھا جس پر حضرت اسماعیلؑ نے کہا تھا **یا ابت افعل ما تومر**

منکرین حدیث کا فتنہ کیوں اٹھا؟

معتزلہ نے حدیث کا انکار کیا جو حدیثیں ان کے خلاف آئیں ان کو اخبار آحاد کہہ کر رد کر دیا اور کہتے کہ یہ حدیثیں ظن کا فائدہ دیتی ہیں لہٰذا یہ واجب الاطاعت نہیں اور متواتر حدیثیں یقین کا معنیٰ دیتی ہیں وہ صحیح ہیں۔ جب اسلام کے عروج کا دور ختم ہوا تو معتزلہ اور دوسرے فرقوں نے سوچا کہ اس زوال کی وجہ عورتوں کا پردہ ہے جو ہمیں پستی اور زوال کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور ترقی کیلئے عورتوں کا پردے سے نکلنا لازمی ہے اور پھر سید نے معجزات کا انکار کر دیا کہ یہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

عبداللہ چکڑالوی غلام احمد پرویزی نے یہ نظریہ دیا کہ حدیثیں جھوٹ کا پھندہ ہیں۔ اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

منکرین حدیث کے نظریئے

منکرین حدیث کے تین گروہ ہیں

۱) اصل قرآن ہی ہے اور نبی ﷺ مرکز ملت ہے اس لئے ان کے دور میں اولی الامر کے تحت ان کی اتباع تھی اب نہیں اور حدیث بھی حجت نہیں۔

۲) نبی ﷺ اپنے دور میں تو حجت تھے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پابند تھے۔ ہمارے لئے حجت نہیں۔

۳) نبی اکرم ﷺ کی ذات تو حجت ہے اور بات بھی حجت ہے لیکن ہم تک صحیح طریقے سے نہیں پہنچی اس لئے ہمارے لئے حجت نہیں۔